

نکسل مکت بھارت ابھیان: ریڈ زون سے گروتھ کوریڈور تک

بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف بھارت کی فیصلہ کن جنگ

’یہ سچ ہے کہ ماؤ نواز تشدد نے وسطی اور مشرقی ہندوستان کے بہت سے اضلاع کی ترقی کو روک دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ 2015 میں، ہماری حکومت نے ماؤ نواز تشدد کے خاتمے کے لیے ایک جامع ’قومی پالیسی اور ایکشن پلان‘ بنایا۔ تشدد کے خلاف صفر رواداری کے ساتھ ساتھ، ہم نے غریب لوگوں کی زندگیوں کو باختیار بنانے اور بنیادی ڈھانچے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے بڑے پیمانے پر توجہ مرکوز کی ہے۔‘ (- وزیر اعظم نریندر مودی)

تعارف:

بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای)، جسے اکثر نکسل ازم کہا جاتا ہے، بھارت کی اندرونی سلامتی کے سب سے سنگین چیلنجوں میں سے ایک ہے۔ سماجی و اقتصادی عدم مساوات میں جڑی ہوئی اور ماؤسٹ نظریے کی وجہ سے ایل ڈبلیو ای نے تاریخی طور پر ملک کے سب سے دور دراز، پسماندہ اور قبائلی اکثریتی علاقوں کو متاثر کیا ہے۔ اس تحریک کا مقصد مسلح بغاوت اور متوازی حکمرانی کے ڈھانچے کے ذریعے ہندوستانی ریاست کو کمزور کرنا ہے، خاص طور پر سیکورٹی فورسز، عوامی بنیادی ڈھانچے اور جمہوری اداروں کو نشانہ بنانا۔ مغربی بنگال میں 1967 کی نکسل باڑی تحریک سے شروع ہونے والی، یہ بنیادی طور پر "ریڈ کوریڈور" میں پھیل گئی، جس سے چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، اوڈیشہ، مہاراشٹر، کیرالہ، مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، اور آندھرا پردیش اور تلنگانہ کے کچھ حصوں کو متاثر کیا گیا۔ ماؤ نواز باغی پسماندہ، خاص طور پر قبائلی برادریوں کے حقوق کے لیے لڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان کے طریقوں میں مسلح تشدد، بہتہ خوری، بنیادی ڈھانچے کی تباہی، اور بچوں اور عام شہریوں کی بھرتی شامل ہیں۔

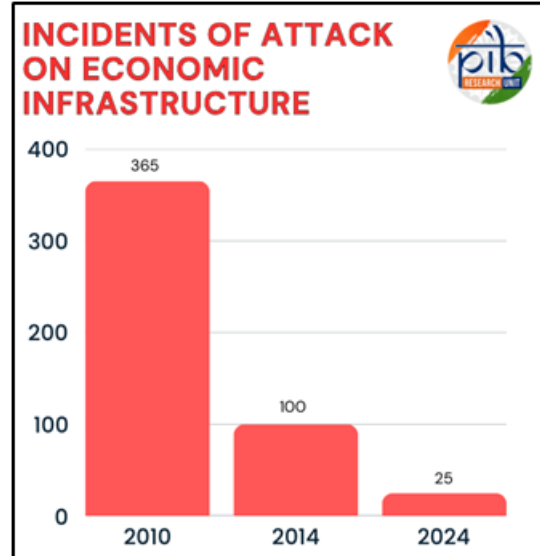
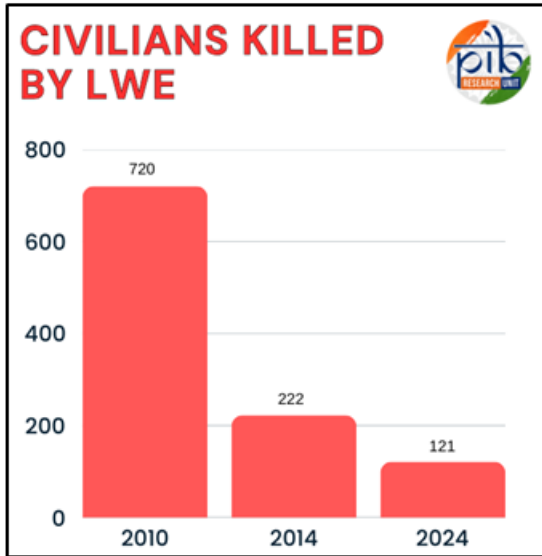
تاہم، حالیہ برسوں میں، ہندوستان کی کثیر جہتی انسداد ایل ڈبلیو ای حکمت عملی - سیکورٹی کے نفاذ، جامع ترقی، اور کمیونٹی کی شمولیت کو یکجا کرتے ہوئے - نے اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ تحریک کو منظم طریقے سے کمزور کر دیا گیا ہے، تشدد میں زبردست کمی آئی ہے، اور ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ بہت سے اضلاع کو قومی دھارے میں دوبارہ شامل کیا جا رہا ہے۔ حکومت ہند 31 مارچ 2026 تک نکسل ازم کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے پرعزم ہے، کیونکہ نکسل ازم کو دور دراز کے علاقوں اور قبائلی دیہاتوں کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ کے طور پر دیکھا جاتا ہے، کیونکہ یہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، کنیکٹیویٹی، بینکنگ اور ڈاک خدمات کو ان گاؤں تک پہنچنے سے روکتا ہے۔

ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ اضلاع کی تعداد اپریل 2018 میں 126 سے کم ہو کر 90، جولائی 2021 میں 70 اور اپریل-2024 میں مزید 38 رہ گئی۔ نکسلزم سے متاثرہ کل اضلاع میں سے، سب سے زیادہ

متاثرہ اضلاع کی تعداد 12 سے گھٹ کر 6 کر دی گئی ہے، جس میں چھتیس گڑھ کے چار اضلاع (بیجاپور، کانکیر، نارائن پور، اور سکما)، ایک جھارکھنڈ (مغربی سنگھ بھوم)، اور ایک مہاراشٹرا (گڈچرولی) شامل ہیں۔ اسی طرح، کل 38 متاثرہ اضلاع میں، تشویش کے اضلاع کی تعداد، جہاں شدید متاثرہ اضلاع سے باہر اضافی وسائل فراہم کرنے کی ضرورت ہے، 9 سے کم ہو کر 6 ہو گئی ہے۔ یہ 6 اضلاع ہیں: آندھرا پردیش (الوری سینارام راجو)، مدھیہ پردیش (بالاگھاٹ)، اڈیشہ (کالہانڈی، کندھامل)، ملکانگیری اور مالنگاری۔ (بھدرادری-کوٹھاگوڈیم)۔ نکسلزم کے خلاف مسلسل کارروائی کی وجہ سے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ دیگر اضلاع کی تعداد بھی 17 سے کم ہو کر 6 ہو گئی ہے۔ ان میں چھتیس گڑھ (دنتے واڑہ، گریابند، اور موہلا-مان پور-امبا گڑھ چوکی)، جھارکھنڈ (لاتیہار)، اڈیشہ (نواپڈا)، اور تلنگانہ (تلنگانہ) کے اضلاع شامل ہیں۔ پچھلے 10 سالوں میں، 8000 سے زیادہ نکسلانٹس نے تشدد کا راستہ چھوڑ دیا ہے، اور اس کے نتیجے میں، نکسل سے متاثرہ اضلاع کی تعداد کم ہو کر 20 سے بھی کم رہ گئی ہے۔

سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع اور تشویش کے اضلاع کو روپے کی مالی امداد دی جاتی ہے۔ 30 کروڑ اور روپے بالترتیب 10 کروڑ، حکومت ہند نے ایک خصوصی اسکیم، خصوصی مرکزی امداد (ایس سی اے) کے تحت، عوامی بنیادی ڈھانچے میں خلاء کو پُر کرنے کے لیے۔ اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق ان اضلاع کے لیے خصوصی منصوبے بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔

ایل ڈبلیو ای کے تشدد کے واقعات جو 2010 میں 1936 کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے تھے، 2024 میں کم ہو کر 374 رہ گئے ہیں یعنی 81 فیصد کی کمی۔ اس عرصے کے دوران اموات کی کل تعداد (شہری + سیکورٹی فورسز) میں بھی 85 فیصد کمی آئی ہے جو 2010 میں 1005 اموات سے 2024 میں 150 رہ گئی ہے۔



گزشتہ 3 سالوں میں ایل ڈبلیو ای کے مرتکب تشدد (ریکارڈ کی گئی اموات کی تعداد) کی ریاستی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

State	2022	2023	2024
Andhra Pradesh	3	3	1
Bihar	11	4	2
Chhattisgarh	246	305	267
Jharkhand	96	129	69
Kerala	0	4	0
Madhya Pradesh	16	7	11
Maharashtra	16	19	10
Odisha	16	12	6
Telangana	9	3	8
West Bengal	0	0	0
TOTAL	413	485	374

حکومتی حکمت عملی: قومی پالیسی اور ایکشن پلان (2015) اور دیگر کلیدی اقدامات

حکومت ہند نے بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف صفر رواداری کا طریقہ اپنایا ہے اور حکومتی اسکیموں کے 100 فیصد نفاذ کے ساتھ، وہ ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں کی مکمل ترقی کرنا چاہتی ہے۔ حکومت نے بائیں بازو کی انتہا پسندی سے لڑنے کے لیے قانون کے دو اصول وضع کیے تھے۔ سب سے پہلے، نکسلزم سے متاثرہ علاقوں میں قانون کی حکمرانی قائم کرنا اور غیر قانونی پرتشدد سرگرمیوں کو مکمل طور پر روکنا۔ دوسرا، ان علاقوں میں نقصان کی فوری تلافی کرنا جو طویل نکسلی تحریک کی وجہ سے ترقی سے محروم تھے۔

ایل ڈبلیو ای کے خطرے سے مکمل طور پر نمٹنے کے لیے، ایل ڈبلیو ای سے نمٹنے کے لیے ایک قومی پالیسی اور ایکشن پلان کو 2015 میں منظور کیا گیا تھا۔ اس میں ایک کثیر الجہتی حکمت عملی کا تصور کیا گیا ہے جس میں سیکورٹی سے متعلق اقدامات، ترقیاتی مداخلتیں، مقامی کمیونٹیز کے حقوق اور استحقاق کو یقینی بنانا وغیرہ شامل ہیں۔

مرکزی حکومت صورت حال پر گہری نظر رکھتی ہے اور کئی طریقوں سے اپنی کوششوں کو مربوط کرتی ہے۔ ان میں سینٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف) فراہم کرنا شامل ہے۔ انڈیا ریزرو بٹالین کی منظوری، انسداد بغاوت اور انسداد دہشت گردی اسکولوں کا قیام؛ ریاستی پولیس اور ان کے انٹیلی جنس آلات کی جدید کاری اور اپ گریڈیشن؛ سیکورٹی سے متعلق اخراجات سکیم کے تحت سیکورٹی سے متعلق اخراجات کی ادائیگی؛ ایل ڈبلیو ای کے خلاف کارروائیوں کے لیے ہیلی کاپٹر فراہم کرنا، وزارت دفاع، مرکزی پولیس تنظیموں اور بیورو آف پولیس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے ذریعے ریاستی پولیس کی تربیت میں مدد؛ انٹیلی جنس کا اشتراک؛ بین ریاستی تال میل کو آسان بنانا؛ کمیونٹی پولیسنگ اور شہری کارروائی کے پروگرام وغیرہ میں مدد۔ ترقی کی طرف، فلیگ شپ اسکیموں کے علاوہ، حکومت ہند نے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ ریاستوں میں سڑکوں کے نیٹ ورک کی توسیع، ٹیلی کمیونیکیشن کنیکٹوٹی کو بہتر بنانے، ہنر مندی اور مالیاتی شمولیت پر خصوصی توجہ دینے کے ساتھ کئی مخصوص اقدامات کیے ہیں۔

سیکورٹی سے متعلق اخراجات اسکیم: یہ اسکیم چھتری اسکیم 'پولیس فورسز کی جدید کاری' کی ذیلی اسکیم کے طور پر لاگو کی جارہی ہے۔ ایس آر ای اسکیم کے تحت، مرکزی حکومت ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ اضلاع اور نگرانی کے لیے مختص اضلاع کے لیے سیکورٹی سے متعلق اخراجات کی ادائیگی کرتی ہے۔ معاوضے میں سیکورٹی فورسز کی تربیت اور آپریشنل ضروریات سے متعلق اخراجات، ایل ڈبلیو ای کے تشدد میں ہلاک، زخمی ہونے والے شہریوں، سیکورٹی فورسز کے اہل خانہ کو ایکس گریشیا ادائیگی، ہتھیار ڈالنے والے ایل ڈبلیو ای کیڈرز کی بحالی، کمیونٹی پولیسنگ، گاؤں کی دفاعی کمیٹیاں اور تشہیر کے مواد شامل ہیں۔ ایس آر ای اسکیم کا مقصد ایل ڈبلیو ای کے خطرے سے مؤثر طریقے سے لڑنے کے لیے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ ریاستوں کی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ سال 2014-15 سے 2024-25 کے دوران، روپے اس اسکیم کے تحت 3260.37 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔

ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ زیادہ تر اضلاع کے لیے خصوصی مرکزی امداد: اس اسکیم کو 2017 میں منظور کیا گیا تھا اور اسے 'پولیس فورسز کی جدید کاری' کی ایک ذیلی اسکیم کے طور پر لاگو کیا جا رہا ہے۔ اسکیم کا بنیادی مقصد ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ زیادہ تر اضلاع میں پبلک انفراسٹرکچر اور خدمات میں اہم خلا کو پُر کرنا ہے جو کہ ابھرتی ہوئی نوعیت کے ہیں۔ 2017 میں اسکیم کے آغاز کے بعد سے اب تک 3,563 کروڑ روپے جاری کیے جاچکے ہیں۔

اسپیشل انفراسٹرکچر اسکیم: یہ اسکیم چھتری اسکیم 'پولیس فورسز کی جدید کاری' کی ذیلی اسکیم کے طور پر لاگو کی جارہی ہے۔ خصوصی انفراسٹرکچر اسکیم کے تحت، ریاستی انٹیلی جنس برانچز، اسپیشل فورسز، ڈسٹرکٹ پولیسز اور فورٹیفائیڈ پولیس اسٹیشنز کو مضبوط بنانے کے لیے فنڈز فراہم کیے جاتے ہیں: کے تحت، روپے 1741 کروڑ کی منظوری دی گئی ہے۔ اسکیم کے تحت 221 قلعہ بند پولیس اسٹیشن بنائے گئے ہیں۔

قلعہ بند پولیس اسٹیشنوں کی اسکیم: اسکیم کے تحت ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ 10 ریاستوں میں 400 قلعہ بند پولیس اسٹیشن بنائے گئے ہیں۔ گزشتہ 10 سالوں میں ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں میں 612 فورٹیفائیڈ پولیس اسٹیشن بنائے گئے ہیں۔ یہ 2014 کے برعکس ہے، جب صرف 66 قلعہ بند تھانے تھے۔

ایل ڈبلیو ای مینجمنٹ اسکیم کے لیے مرکزی ایجنسیوں کی مدد: اس اسکیم کو 'پولیس فورسز کی جدید کاری' کی ایک ذیلی اسکیم کے طور پر لاگو کیا جا رہا ہے۔ اسکیم کے تحت، مرکزی ایجنسیوں (سی اے پی ایف آئی اے ایف وغیرہ) کو بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی اور ہیلی کاپٹروں کے لیے کرایہ پر لینے کے لیے مدد فراہم کی جاتی ہے۔ روپے 15-2014 سے 25-2024 کی مدت کے دوران مرکزی ایجنسیوں کو 1120.32 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔

سوک ایکشن پروگرام: اس اسکیم کو 'پولیس فورسز کی جدید کاری' کی ذیلی اسکیم کے طور پر لاگو کیا جا رہا ہے تاکہ سیکورٹی فورسز اور مقامی لوگوں کے درمیان ذاتی بات چیت کے ذریعے فاصلوں کو ختم کیا جاسکے اور SFs کا انسانی چہرہ مقامی آبادی کے سامنے لایا جاسکے۔ یہ اسکیم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں بہت کامیاب رہی ہے۔ اسکیم کے تحت، مقامی لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف شہری سرگرمیاں کرنے کے لیے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں میں تعینات سی اے پی ایف کو فنڈز جاری کیے جاتے ہیں۔ روپے 15-2014 سے سی اے پی ایف کو 196.23 کروڑ جاری کیے گئے ہیں۔

میڈیا پلان: ماؤ نواز معمولی ترغیبات کے ذریعے یا اپنی زبردستی حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے اپنے نام نہاد غریب دوست انقلاب کے ذریعے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں میں معصوم قبائلیوں/مقامی آبادی کو گمراہ اور لالچ دے رہے ہیں۔ ان کا جھوٹا پروپیگنڈہ سیکورٹی فورسز اور جمہوری سیٹ اپ کے خلاف ہے۔ اس لیے حکومت ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں میں اس اسکیم کو نافذ کر رہی ہے۔ اس اسکیم کے تحت قبائلی نوجوانوں کے تبادلے کے پروگرام، ریڈیو جنگلز، دستاویزی فلمیں، پمفلٹ وغیرہ جیسی سرگرمیاں منعقد کی جا رہی ہیں۔ روپے 18-2017 سے اسکیم کے تحت 52.52 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔

ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں کے لیے روڈ ریکونٹرمنٹ پلان-I (آر آر پی I) اور ایل ڈبلیو ای متاثرہ علاقوں کے لیے روڈ کنیکٹیویٹی پروجیکٹ (آر سی پی ایل ڈبلیو ای) (آر آر پی I) اسکیم آندھرا پردیش، بہار، چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اوڈیشہ اور اتر پردیش میں سڑکوں کے رابطے کو بہتر بنانے کے لیے روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کی وزارت کے ذریعے لاگو کیا جا رہا ہے۔ آر سی پی ایل ڈبلیو ای اسکیم 2016 میں شروع کی گئی تھی تاکہ 44 سب سے زیادہ متاثرہ ایل ڈبلیو ای اضلاع اور 9 ریاستوں کے کچھ ملحقہ اضلاع میں سڑک کے رابطے کو بہتر بنایا جاسکے۔ آندھرا پردیش، بہار، چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اوڈیشہ، تلنگانہ اور اتر پردیش۔ اسکیم کے دو مقاصد ہیں سیکورٹی فورسز کی طرف سے ایل ڈبلیو ای کے خلاف ہموار اور بغیر کسی رکاوٹ کے آپریشنز کو قابل بنانا اور علاقے کی سماجی و اقتصادی ترقی کو بھی یقینی بنانا۔ ان دونوں اسکیموں کے تحت 17,589 کلومیٹر سڑکوں کی منظوری دی گئی ہے۔ ان میں سے 14,618 کلومیٹر تعمیر ہو چکے ہیں۔

ٹیلی کام کنیکٹیویٹی: 3 ٹیلی کام پروجیکٹس، یعنی موبائل کنیکٹیویٹی پروجیکٹ فیز-I اور فیز-II، 4جی موبائل سروسز کی فراہمی خواہش مند اضلاع کے بے پردہ دیہاتوں میں اور 4جی موبائل سروسز کی سیچوریشن، ٹیلی کام کنیکٹیویٹی کو بہتر بنانے کے لیے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں میں نافذ کیے جا رہے ہیں۔ مجموعی طور پر 10,505 موبائل ٹاورز کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، جن میں سے

7,768 ٹاورز کو شروع کیا جا چکا ہے۔ یکم دسمبر 2025 تک پورے نکسل متاثرہ خطہ کو موبائل کنیکٹیویٹی سے لیس کر دیا جائے گا۔

خواہش مند ضلع: وزارت داخلہ کو ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ 35 اضلاع میں خواہش مند اضلاع کے پروگرام کی نگرانی کا کام سونپا گیا ہے۔

مالیاتی شمولیت: ان علاقوں میں مقامی آبادی کی مالی شمولیت کے لیے، ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ 30 اضلاع میں 1,007 بینک برانچز اور 937 اے ٹی ایم اور ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ اضلاع میں اپریل 2015 سے 5,731 نئے پوسٹ آفس کھولے گئے ہیں۔ 37,850 بینکنگ نمائندے سب سے زیادہ ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ اضلاع میں بنائے گئے ہیں۔

ہنر کی ترقی اور تعلیم: اسکول ڈیولپمنٹ کے لیے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ اضلاع میں 48 انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ اور 61 اسکول ڈیولپمنٹ سینٹر کو فعال بنایا گیا ہے۔ ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ اضلاع کے قبائلی بلاکوں میں معیاری تعلیم کے لیے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ اضلاع میں 178 ایکلوپہ ماڈل ریزیڈنشل اسکول کو فعال بنایا گیا ہے۔ اسکول ڈیولپمنٹ اسکیم تمام 48 اضلاع تک پہنچ گئی، اور نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کی ایک مضبوط عمودی شکل بنائی گئی۔ 1,143 قبائلی نوجوانوں کو سیکورٹی فورسز میں بھرتی کیا گیا۔

2019 سے، سیکورٹی کے خلا کو پر کرنے کے لیے، 280 نئے کیمپ قائم کیے گئے ہیں، 15 نئی جوائنٹ ٹاسک فورس بنائی گئی ہے، اور 6 سی آر پی ایف بٹالین کو مختلف ریاستوں میں ریاستی پولیس کی مدد کے لیے تعینات کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی نکسلائیٹس کی مالی امداد کا گلا گھونٹنے کے لیے قومی تحقیقاتی ایجنسی کو فعال کرتے ہوئے جارحانہ حکمت عملی اپنائی گئی ہے، جس کے نتیجے میں ان کے لیے مالی وسائل کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ متعدد طویل مدتی آپریشن کیے گئے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ نکسلائیٹس کو گھیر لیا گیا، جس سے انہیں فرار ہونے کا کوئی موقع نہیں ملا۔



مورخہ 2 اکتوبر 2024، وزیر اعظم نریندر مودی نے جھارکھنڈ سے 'دھرتی آبا جنجاتیہ گرام اکرش ابھیان' کا آغاز کیا۔ یہ مہم 15,000 سے زیادہ دیہاتوں میں دیہی علاقوں میں مکمل سنترپتی حاصل کرنے کے لیے ذاتی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوگی، جس سے ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں میں تقریباً 1.5 کروڑ افراد مستفید ہوں گے۔ حکومت ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں میں 3-سی یعنی روڈ کنیکٹیویٹی، موبائل کنیکٹیویٹی اور مالی کنیکٹیویٹی کو مضبوط کر رہی ہے۔ کامیابی کی کہانیاں:

نکسلزم کے خلاف زیرو ٹالرینس پالیسی کے ایک حصے کے طور پر، مارچ 2025 تک، سال میں 90 نکسل مارے گئے، 104 گرفتار ہوئے، اور 164 نے ہتھیار ڈال دیے۔ 2024 میں، 290 نکسلوں کو بے اثر کیا گیا، 1,090 کو گرفتار کیا گیا، اور 881 نے خودسپردگی کی۔

حال ہی میں 30 مارچ 2025 کو بیجاپور (چھتیس گڑھ) میں 50 نکسلوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ 29 مارچ 2025 کو، ہماری سیکورٹی ایجنسیوں نے سکما (چھتیس گڑھ) میں ایک آپریشن میں 16 نکسلوں کو بے اثر کیا اور خودکار ہتھیاروں کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد کیا۔ 20 مارچ 2025 کو، بیجاپور اور کانکیر، چھتیس گڑھ میں ہماری سیکورٹی فورسز کی دو مختلف کارروائیوں میں، 22 نکسلوں کو مارا گیا، جس نے 'نکسل مکت بھارت ابھیان' میں ایک اور بڑی کامیابی حاصل کی۔

وزیر داخلہ کی طرف سے شیئر کی گئی معلومات کے مطابق 30 سالوں میں پہلی بار ایل ڈبلیو ای کی وجہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 2022 میں 100 سے کم تھی جو کہ ایک اہم کامیابی ہے۔ 2014 سے 2024 تک نکسل سے متعلق واقعات میں کافی کمی آئی ہے۔ 15 سرکردہ نکسل لیڈروں کو بے اثر کر دیا گیا ہے، اور قطار میں آخری آدمی تک پہنچنے کے لیے سرکاری فلاحی اسکیموں کو بہتر طریقے سے نافذ کیا گیا ہے۔ بدھ پہاڑ اور چکر بندھا جیسے علاقے نکسل ازم کی گرفت سے پوری طرح آزاد ہو چکے ہیں۔ چھتیس گڑھ میں ایل ڈبلیو ای کیڈر کی 85 فیصد تعداد کو ختم کر دیا گیا ہے۔ جنوری 2024 سے اب تک چھتیس گڑھ میں کل 237 نکسلائٹس مارے گئے، 812 گرفتار ہوئے، اور 723 نے خودسپردگی کی۔ شمال مشرق، کشمیر اور ایل ڈبلیو ای سے متاثرہ علاقوں کے 13,000 سے زیادہ لوگوں نے تشدد ترک کر کے قومی دھارے میں شامل ہو گئے ہیں۔

سال 2014 میں، 330 تھانے تھے جہاں نکسل واقعات پیش آئے تھے، لیکن اب یہ تعداد کم ہو کر 104 رہ گئی ہے۔ پہلے نکسل سے متاثرہ علاقہ 18,000 مربع کلومیٹر سے زیادہ میں پھیلا ہوا تھا، اب یہ صرف 4,200 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ 2004 اور 2014 کے درمیان نکسل تشدد کے کل 16,463 واقعات ہوئے۔ تاہم، 2014 سے 2024 کے دوران، پرتشدد واقعات کی تعداد 53 فیصد کم ہو کر 7,744 رہ گئی۔ اسی طرح سیکورٹی فورسز کے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 73 فیصد کم ہو کر 1,851 سے 509 رہ گئی۔ 2014 تک کل 66 قلعہ بند تھانے تھے لیکن گزشتہ 10 سالوں میں ان کی تعداد بڑھ کر 612 ہو گئی ہے۔ گزشتہ 5 سالوں میں کل 302 نئے سکیورٹی کیمپ اور 68 لیپڈ لینڈنگ قائم کی گئی ہے۔

نکسلائٹس کو مالی طور پر دبانے اور ان کی مالی کمر کو توڑنے کے لیے، نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کا استعمال کیا گیا، جس نے نکسلوں سے کئی کروڑ روپے ضبط کیے تھے۔ منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون کے تحت مقدمات درج کیے

گئے، اور نکسلیوں کو فنڈ دینے والوں کو سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا گیا۔ نکسل سے متاثرہ علاقوں میں ترقی لانے کے لیے ان علاقوں کے لیے بجٹ مختص میں 300 فیصد اضافہ کیا گیا تھا۔

دسمبر 2023 میں، ایک ہی سال کے اندر، 380 نکسلائٹس مارے گئے، 1,194 گرفتار ہوئے، اور 1,045 نے خودسپردگی کی۔

نتیجہ:

بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف ہندوستان کی کثیر الجہتی حکمت عملی نے شورش کو علاقائی اور آپریشنل طور پر نمایاں طور پر کمزور کر دیا ہے۔ سیکورٹی، ترقی اور حقوق پر مبنی باختیار بنانے کے امتزاج پر حکومت کی توجہ نے پہلے سے متاثرہ علاقوں میں منظر نامے کو تبدیل کر دیا ہے۔ مستقل سیاسی عزم، انتظامی عزم اور لوگوں کی شرکت کے ساتھ، ایل ڈبلیو ای سے پاک ہندوستان کا ورژن پہلے سے کہیں زیادہ قریب ہے۔

حوالہ جات:

<https://pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2062905>

<https://www.mha.gov.in/en/divisionofmha/left-wing-extremism-division>

https://www.mha.gov.in/sites/default/files/2025-01/QuestionFaqEng_16012025.pdf

<https://pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2042128>

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/183/AU3524_Vx5iCE.pdf?source=pqals

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/182/AU2378_awyJFP.pdf?source=pqals

<https://www.narendramodi.in/our-prime-role-is-to-ensure-good-governance-harness-aspirations-of-those-who-have-reposed-faith-in-us-pm-540680>

<https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2112250>

https://sansad.in/getFile/annex/267/AU2951_bVSJLP.pdf?source=pqars

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/184/AU3989_Tr9MsC.pdf?source=pqals

https://x.com/amitshah/status/1909881269950853260?s=48&t=TYQpZk9GYbxE_Un686FYnA

<https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2117140>

<https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2113303>

<https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2113902>

<https://pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2042680>

<https://pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2101652>

<https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2116756>

<https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2116853>

<https://www.youtube.com/watch?v=ILUCYOQpDTc>

<https://pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2115170>

پی ڈی ایف میں دیکھیں

ش ح - ال

U-9772